بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

تیرہویں قسط

خانیوال اجتماع

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ

محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

DAR-UL-RAZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:........................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (تیرہویں قسط)

اسپیکر:........................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:........................خانیوال اجتماع

زیرِ سرپرستی:........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:........................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:........................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:........................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:........................11

پبلشر:........................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٥ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ ٥ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ٥

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

خانیوال اجتماع

باکمال وباجمال احبابِ خانیوال، اللہ کا بڑا شکر ہے، اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہم آج سیدی اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس سراپا قدس میں حاضری کی سعادت خانیوال میں ادا کر رہے ہیں۔ اہلسنت کا یہ اجتماع اِس بات کی غم ماضی کر رہا ہے کہ اِس کے ہاتھوں میں کسی کا دامن ہے۔ اہلسنت و جماعت کی یہ بزم اِس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ یہ بزم اپنے اندر جان رکھتی ہے، یہ بزم اپنی ایک نرالی شان رکھتی ہے، یہ بزم کسی شمع سے منور ہے۔

بارگاہِ رضا تک معرفت

علمائے کرام آپ جانتے ہیں آپ مانتے ہیں، آپ نے لوگوں تک یہ بات پہنچائی ہے جب تک انسان کو ذرّوں کی معرفت نہیں ہوگی وہ سورج تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک انسان قطرے سے آشنا نہیں ہوگا وہ سمندر تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک انسان

جزو کو نہیں جانتا وہ کل تک کیسے پہنچے گا؟ میری گفتگو کا منشاء یہ ہے کہ کوئی حقیقت ہے کوئی قوت ہے، کوئی فیضان ہے، کوئی وسیلہ ہے، کوئی واصل ہے، کوئی ھادی ہے، کوئی رہبر ہے جس نے اے خانیوال کی ملتِ اسلامیہ تمہیں تمہارے ایمان کو، تمہارے یقین کو، تمہارے وجدان کو، تمہارے عقائد کو پہنچا دیا ہے بارگاہِ رضا تک، اللہ اکبر

ذاتِ خدا کو سمجھنے کیلئے ذاتِ محمد ﷺ کی معرفت ضروری ہے

یاد رکھو کہ خدا کی الوہیت کو سمجھنے کیلئے، معرفتِ ربانی کیلئے، معرفتِ الوہیت کیلئے ضروری ہے، یقینی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت، جو محمد رسول اللہ ﷺ کی معرفت سے نا آشنا ہے وہ خدا کا جاہل ہے، خدا کو جانتا نہیں اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی معرفت کیلئے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی معرفت ضروری ہے، جو صحابی کو متبع نہیں محبّ نہیں وہ محمد رسول اللہ ﷺ کا محبّ ہو نہیں سکتا۔ اور صحابہ کرام کی محبت انہی قلوب کو عطا ہوتی ہے جو اہلبیتِ اطہار کی محبت میں دھڑک رہے ہیں، جن قلوب میں اہلبیتِ اطہار کی محبت نہیں ہوگی وہ صحابی کی محبت کی حامی ہو نہیں سکتا۔ علیٰ ھٰذا القیاس

اعلیحضرت کی معرفت کروانے والی شخصیت

بزرگانِ دین، سلفِ صالحین سب کو سامنے رکھئے۔ مجھے عرض یہ کرنا ہے، آپ کی توجہ میں ادھر مبذول کر رہا ہوں کہ جس ذاتِ گرامی نے آپ کو، صرف آپ کو ہی نہیں، مجھے ہی نہیں، مجھے کہنے دیجئے، یہ میں عرض چاہتا ہوں، اِس میں اظہارِ حق ہے

اور سچ ہے کہ ملتِ اسلامیہ پاکستان کو اعلحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات تک پہنچانے کا شرف، اعلحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرفت سے آشنا کرنے کا شرف ایک ذاتِ گرامی کو حاصل ہے جو مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، جو بقائے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، جو منظرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے، جو پیکرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ اُس کو کیا کہئے؟ محدثِ اعظم پاکستان کہئے، شیخ الحدیث کہئے، مظہر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہئے، نائبِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہئے، سنت کا مظہر کہئے، محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی سنت کا مظہر، نائبِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جس نے پاکستان کی سرزمین میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیغام کو، اعلیحضرت کے مسلک کو اِس طرح پہنچایا، اِس طرح پیش کیا کہ پاکستان کا کوچہ کوچہ بریلی کی غم ماضی کرنے لگا۔ اللہ اکبر

اے خانیوال کے لوگو! تم پر خدا کا فضل ہے، تم پر خدا کی عنایت ہے، تم سلیکٹڈ ہو، الیکٹڈ ہو، چنے ہوئے ہو کہ شیخ الحدیث کا تمہیں دامن ملا اور اسی دامن گرامی کا صدقہ ہے کہ آج اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات یہاں قائم ہے اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہاں عرس ہو رہا ہے۔

میرے بزرگو، میرے دوستو، اے خانیوال والو! تم نے انہی گلیوں میں کسی کو چلتے پھرتے دیکھا ہے، اپنے اپنے ذوق کی بات ہے کسی نے کہا کہ ایک محدث کو چلتے دیکھا، کسی نے کہا کہ ایک عالم کو چلتے پھرتے دیکھا، کسی نے کہا کہ ایک شیخِ کامل کو چلتے پھرتے دیکھا، لیکن سچ پوچھو تو کوئی اللہ کا ولی تھا، میرے دوستو جو اِن گلی کوچوں سے

گزرتا ہوا خدا کی بارگاہ تک پہنچ گیا۔

اعلیحضرت اور دوقومی نظریہ

جنابِ والا! عرض یہ کررہا ہوں کہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس صدی میں معیار ہیں اہلسنت کے۔ اہلسنت کے اسٹیج پر گاندھی کو لاکر بٹھایا جاتا ہے، کوئی ہندو مرجائے تو اُس کی جے کی بولی بولی جاتی ہے، اُس کی مردہ اور ناپاک لاش کو اُٹھا کر مرگھٹ تک لے جایا جاتا ہے، نام لیا جارہا ہے اسلام کا، نام لیا جارہا ہے خلافت کا، نام لیا جارہا ہے ترکوں کی مدد کا، لیکن کام وہ اِسلام کے خلاف کیا جارہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسی کسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا کہ جس میں گاندھی کو ممبر پر لاکر بٹھایا جائے، جس میں ایک مشرک کو مسجد میں لایا جائے، فرمایا کہ میں ایسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتا۔ میرے دوستو یہ وہ زمانہ تھا جب انڈین نیشنل کانفرنس کا دور دورہ تھا اور کوئی بھی دوقومی نظریے کی بات کرنے کا تیار نہیں تھا۔ اے امام البریلوی سلام ہو آپ کی ذاتِ گرامی پر اور خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ کے مرقدِ منور پر کہ آپ نے دوقومی نظریہ اُس وقت پیش کیا کہ جب برصغیر ہندوستان اور پاکستان کی فضائیں عروج پر تھیں۔

اعلیحضرت کی سیاسی بصیرت

میرے دوستو! یہ جو اعلیحضرت عظیم البرکت کی سیاسی بصیرت، قوتِ نظریہ، قوتِ فکریہ تھی کہ جس کے نتیجے میں ہمیں پاکستان ملا۔ میرے بزرگو میرے دوستو! ابھی

ابھی میں نے عرض کیا کہ اے خانیوال کے رہنے والو،تمہاری رسائی حضرت شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک ہوئی ،مظہرِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوتم نے جانا اور اُس کے بعد اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک تمہاری رسائی ہوئی اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوتم نے پہچان لیا۔اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی کیا ہے؟ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام کیا ہے؟اِس سلسلے میں چند باتیں عرض کروں۔

صحیح العقیدہ کی پہچان کا طریقہ

حضرت عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنت کے بہت بڑے فاضل، بہت بڑے بزرگ، یہ وہ حضرات ہیں کہ جنہوں نے اُس زمانے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوسنیت کا معیار قرار دیا۔اُس زمانے میں بھی جن لوگوں کی زبانوں پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہوتا تھا، جولوگ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستہ ہوتے تھے سمجھ لیا جاتا تھا کہ یہ آدمی سنی ہے، یہ آدمی صحیح العقیدہ ہے۔حضرت مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں جب یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کون سنی ہے اور کون وہابی، کون صحیح العقیدہ ہے اور کون فاسد العقیدہ ہے؟'' اس کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ'' جس کی زبان پر آپ کا نام آجائے یا جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اگر اُس کا چہرہ چمک اُٹھے اُس کا چہرہ ہشاش ہو اُس کا چہرہ بشاش ہو، اُس پر فرحت اگر طاری ہوجائے ، وہ اگر مسرور ہو، اگر وہ خوش ہو تو یاد رکھو کہ اُس کا خوش ہونا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام پر اِس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہ محبّ الرسول ہے، محمد رسول اللہ

کا غلام ہے۔'' اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی اِس صدی میں محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کا معیار قرار دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے فرمایا کہ دو سو سال میں اتنی جامعیت کا کوئی ایسا انسانِ کامل پیدا نہیں ہوا کہ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو اِس انداز میں پیش کیا۔ میرے دوستو پوری کائنات اور کائنات کا چپہ چپہ آپ جدھر بھی دیکھئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسمِ گرامی ہے، آپ کا نامِ نامی ہے یہ سب کچھ صدقہ ہے میرے دوستو محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا، یہ سب کچھ صدقہ ہے حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی کا۔

اعلیحضرت کی ولادت اور آپ کا علم

میرے بزرگو، میرے دوستو! اعلیحضرت 1272 ہجری 10 شوال المکرّم بعد نمازِ ظہر پیدا ہوئے، ہفتے کا دن تھا آپ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہفتے کا دِن سفر کیلئے بڑا اچھا ہوتا ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''جو آدمی ہفتے کو سفر کرے اُس کیلئے حدیث میں ضمانت دی گئی ہے جان و مال کی۔ فرمایا کہ اِس فقیر کا یومِ ولادت بھی ہفتہ ہے۔ میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم اور فضل کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے کس طرح لی کہ اندازہ کیجئے کہ ایک لڑکا 1272 میں پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد صرف چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لے صرف چھ سال کی عمر میں وہ ممبر پر میلاد شریف پڑھے، آٹھ سال کی عمر میں ہدایۃ النحو جیسی معرکۃ الآرا کتاب اُس کو صرف پڑھے نہیں بلکہ اُس پر حاشیہ بھی لکھ

دے تو اندازہ کیجئے کہ انداز بتلا رہے ہیں کہ قدرت کے ہاتھوں سے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنوارا جا رہا ہے۔ انداز یہ بتا رہے ہیں کہ مشیتِ ایزدی اپنے مجدد کو تیار کررہی ہے، ادائیں یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس مجددِ ملتِ حاضرہ کو ملتِ اسلامیہ کیلئے حق و باطل کا معیار بنا کر خدا تعالیٰ کی قدرت پیش کررہی ہے، اس لئے جہاں تک انسان کی بصیرت کا تعلق ہے جہاں تک انسان کی محنت کا تعلق ہے تو میرے دوستوں محنتیں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں، انسانی عقل کام نہیں کرتی کہ آٹھ سال کا لڑکا ہدایۃ النحو پڑھے، صرف پڑھے ہی نہیں بلکہ اُس پر حاشیہ بھی لکھے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو پڑھا کر بنا کر عالم بنا کر دنیا میں بھیجا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو میرے دوستو سب کچھ ملا لیکن یہی فرماتے رہے یہ سب کرم ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، یہ سب کچھ کرم ہے حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

کم عمری میں بڑا کام

مدرسین جانتے ہیں کہ دس سال کی عمر شریف میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلّم جیسی کتاب ''مسلّم الثبوت'' اصولِ فقہ کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جو علامہ محبّ اللہ بیہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھی، علامہ محبّ اللہ بیہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ دو کتابیں ''سلّم'' اور ''مسلّم'' یہ وہ کتاب ہے کہ جس نے اڑھائی سو برس سے آدھے درسِ نظامی کے نصاب پر قبضہ جما رکھا ہے، ان دو کتابوں نے آدھے نصاب پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس مسلّم کو پڑھا اور اُس پر حاشیہ لکھا۔ اعلیحضرت اعظیم

البرکت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد، خاتم المحققین مولانا نقی علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حاصل کیا۔ آپ کو علم اُن کے والدِ گرامی سے ملا، اُن کے جدِ گرامی سے ملا، علم اُن کے گھر کا تھا، فضل اُن کے گھر کا تھا، اللہ نے اُن کے گھر میں علم بھی دیا تھا، دین کی ریاست بھی تھی اور دنیا کی ریاست بھی دی تھی۔ انہوں نے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا، انہوں نے کسی سے کچھ مانگا نہیں بلکہ دنیا کو دیا مال بھی دیا، علم بھی دیا، فضل بھی دیا اور اے امام البریلوی خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ پر کہ آپ نے کائنات کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مالا مال کر دیا۔

دولتِ عشقِ مصطفیٰ دے دی، کس قدر ہے غنی میرا رضا

اُن کے غنا کو کہنا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کو آپ نے اِس طرح تقسیم کیا کہ جو بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں گیا وہ محبّ الرسول ہو گیا، جو بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچا۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں وہ تو بڑی بارگاہ تھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلامذہ کے تلامذہ، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے غلاموں کے غلام کی بارگاہ میں جو پہنچ گیا وہ بھی محبّ الرسول ہو گیا۔ سدسال کی عمر میں، یہ دس سال کی عمر میرے دوستو وہ ہے کہ اسی برصغیر ہند و پاک کے حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دس سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا، دس سال کی عمر میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''مسلّم'' جیسی کتاب کو آپ نے پڑھا۔ آپ اپنے والد سے پڑھتے اور پڑھنے کے بعد آپ اُس پر حاشیہ لکھتے۔ والدِ ماجد نے اُس مسلّم پر

حاشیہ لکھا اور اُس حاشیے پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر حاشیہ لکھا۔

صحیح العقیدہ کی پہچان کا طریقہ

حضرت عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنت کے بہت بڑے فاضل ، بہت بڑے بزرگ، یہ وہ حضرات ہیں کہ جنہوں نے اُس زمانے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنیت کا معیار قرار دیا۔ اُس زمانے میں بھی جن لوگوں کی زبانوں پر اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہوتا تھا، جو لوگ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وابستہ ہوتے تھے سمجھ لیا جاتا تھا کہ یہ آدمی سنی ہے، یہ آدمی صحیح العقیدہ ہے۔ حضرت مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”میں جب یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کون سنی ہے اور کون وہابی ، کون صحیح العقیدہ ہے اور کون فاسد العقیدہ ہے؟“ اس کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ” جس کی زبان پر آپ کا نام آجائے یا جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اگر اُس کا چہرہ چمک اُٹھے اُس کا چہرہ ہشاش ہو، اُس کا چہرہ بشاش ہو، اُس پر فرحت اگر طاری ہوجائے ، وہ اگر مسرور ہو، اگر وہ خوش ہو تو یاد رکھو کہ اُس کا خوش ہونا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام پر اِس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہ محبّ الرسول ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔“

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ،خانیوال اجتماع،ص۷

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA